مغربی تصورقومیت اور امت مسلمہ پر اس کےاثرات کا تحقیقی جائزہ

نعمانہ خالد

Abstract:

West has inserted many notions in Muslim world to achieve their objectives and take possession of the whole World. The term 'Nationalism' and itsphilosophy also came from West. Veiled and unveiled objectives and reasons are found behind this theory. It is required for the Muslims to consider the strategies and propagandas of the West.In this paper I have discussed the lexical meaning of Nationalism, its definition and concept, components, historical background and response of the Muslim scholars about this theory. There are two schools of thought in Muslim scholars about the status of this theory. I have presented their arguments in favor to prove or reject the theory of Nationalism.

Then this article throws light on different sound effects of the theory of Nationalism on Muslim World.In short, the conclusion is that, the West injected this theory in Muslims minds. Many veiled plans and propagandas are existed behind this term and theory. Muslims should consider their ways of attacking and throw the covers of different small nation's i.e. Arab nation or turkey nation. They should unite as a whole because they are one nation, brothers of each other. (In Islamic terminology they are*ummah*- a vast concept as well).

دنیا میں رائج ہراصطلاح اپناکوئی نہ کوئی لغوی مفہوم رکھتی ہےاورضروری نہیں کہ لغوی معنیٰ اپنے اصطلاحی مفہوم کےعین مطابق ہو۔بلکہ اکثر ان میں یکسر تضاد پایاجاتاہے۔لیکن کسی بھی نظریہ کوسمجھنےکےلیےاس کا لغوی معنیٰ کلیدي حیثیت کاحامل ہوتاہے۔لہٰذا اولاً قومیت کا لغوی مفہوم اور مختلف زبانوں میں اس کےلیےبولے جانےوالے الفاظ کا جائزہ لیاجائےگا،تاکہ تفہیم میں آسانی رہے۔

قومیت کالغوی مفہوم

لیکچرار سرگودھایونیورسٹی ،لاہور کیمپس ، پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر SZICپنجاب یونیورسٹی لاہور

لفظ قومیت عربی زبان کالفظ ہےجس کامادہ 'ق-و-م 'ہے۔قومیت کا لغوی مفہوم مختلف لغات کی روشنی میں درج ذیل ہے۔

- القومیۃسےمرادمذہبی یاوطنی یالسانی رشتہ جس کےتحت مخصوص قسم کااتحاد قائم ہوجاتاہے۔ جذباتیت کواس میں زیادہ دخل ہوتاہے۔[1]
- المنجد کے مطابق 'القوم' کا معنیٰ لوگوں کی جماعت کےہیں اور اس کی جمع 'اقوام' آتی ہیں۔قومیت کا نظریہ رکھنے والا 'القومی' کہلاتاہے۔[2]
- فرہنگ آصفیہ کےمطابق قوم کےمعنیٰ آدمیوں کاگروہ،فرقہ،خاندان،خانوادہ،جات اورنسل کےہیں،اور قومیت اسم مؤنث ہےجس کےمعنیٰ ایک جاتی نسل،اصل اورتعلق مذہبی ہے۔[3]
- قومیت:نسل۔اصل۔ذات،وہ تشخص یا احساس تشخص جس کی بنیاد وطن یا مذہب وملت ہو۔[4]

پس لغوی طورپر قوم کا لفظ کسی مخصوص گروہ یا جماعت کی نشاندہی کرتاہے اورکسی قوم کا رکن ہونےکااحساس قومیت کہلاتاہے۔

لفظ 'قومیت' اوردیگر زبانوں میں مستعمل الفاظ

قوم عربی زبان کا لفظ ہے۔عربی میں قومیت کےلیے اوربھی الفاظ مستعمل ہیں۔قوم اور قومیت کے لیے مختلف زبانوں میں اوربالخصوص پاکستان کی صوبائی زبانوں میں بولے جانے والے الفاظ[i] درج ذیل ہیں۔

عربی	اردواورسندھی	فارسی	پنجابی	پشتو	بلوچی	کشمیری	ہندی	بنگالی	انگریزی
جنسیۃ، الوطنیۃ ،قومیۃ [5]	قومیت ہی بولا جاتاہے۔[6]	ملیت،نسل ،اصلیت[7]	قومیان ،قومیانا[8]	قوم کےلیے قام[9] اورقومیت کےلیےقام ولی[10]	قومی گری[11]	قومیت[12]	قوہ، قوم[13]	کوؤمیوت[14]	Nationality, citizenship, ethnicity, clanship[15]

قومیت کا اصطلاحی مفہوم

اس نظریہ کی باقاعدہ ابتداءمغرب سےہوتی ہے،لہٰذا اس کی تعریف اولاً مغربی مفکرین کی روشنی میں بیان کی جائےگی۔

- motylمغربی مفکر کے بقول قومیت ایک نظریہ کا نام ہےکیونکہ یہ مخصوص خیالات وافکار کا نام ہے۔[16]

---

[i] یہ نقشہ مذکورہ زبانوں کی لغات سےبراہ راست استفادہ کرکےتیارکیاگیاہے،تاکہ متعلقہ زبانوں کےمحققین اورمتلاشیین کےلیےبراہ راست اسی زبان میں موادکےحصول کےمراحل آسان ہوسکیں۔

- 1983ءکاایک مغربی مفکر Gellner قومیت کی تعریف ان الفاظ میں بیان کرتا ہےکہ:

A principle which holds that the political and national unit should be congruent.[17]

- 1986ء میں ایک مغربی تجزیہ نگار Haasنے قومیت کی تعریف یوں بیان کی ہے کہ

A belief held by a group of people that they ought to constitute a nation or that they already are one.[18]

- ChaimGans نے نظریہ قومیت کو دو طرح سےتقسیم کیاہے۔جس میں Cultural Nationalismاورstatist Nationalism شامل ہیں۔ثقافتی قومیتمیں افراد کا مشترکہ ثقافتی ورثہ، تاریخ اور زبان وغیرہ شامل ہوتی ہے،جب کہ ریاستی قومیت میں میں ریاست کےلیے مشترکہ جدوجہد،اور سیاسی نظام وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے[19]۔
- قو م انسانوں کےایک ایسےپائدار مضبوط گروہ کا نام ہےجس کے ارتقاء و عروج میں تاریخ نےہاتھ بٹایا ہواورجس کےاندراشتراک زبان، اشتراک ارض اوراشتراک معاش پایا جاتاہو اور ساتھ ہی اس کی نفسیاتی ساخت بھی ایک ہی سی ہو۔[20]

مسلم مفکرین کےہاں بھی قومیت کی تعریف ملتی ہے ۔ذیل میں مسلم مفکرین کی بیان کردہ قومیت کی تعریف پیش کی جاتی ہے۔

- مولاناابوالکلام آزادؒ کےالفاظ میں "قومیت انسان کی اجتماعی زندگی کےاحساس واعتقادکی ایک خاص حالت کانام ہے۔یہ انسانوں کےایک گروہ کودوسرےگروہ سےممتازکرتی ہے۔"[21]
- مولانا مودودیؒ قوم کامفہوم بیان کرتےہوئےلکھتےہیں کہ

"وحشت سےمدنیت کی طرف انسان کاپہلاقدم اٹھتےہی ضروری ہوجاتاہےکہ کثرت میں وحدت کی ایک شان پیداہواورمشترک اغراض ومصالح کےلیےمتعددافرادآپس میں مل کرتعاون اوراشتراک عمل کریں۔تمدن کی ترقی کےساتھ ساتھ اس اجتماعی وحدت کادائرہ بھی وسیع ہوتاچلاجاتاہے،یہاں تک کہ انسانوں کی ایک بہت بڑی تعداداس میں داخل ہوجاتی ہے،اسی مجموعہ افرادکانام'قوم'ہے'۔[22]

- جیلانی کامران کے بقول :'انسانی تاریخ نے جدید زمانے میں انسانوں کےجس تشخص کو نمایاں کیا ہےاورجس کی نسبت سے لوگوں کی عالمی پہچان ظاہرہوئی ہے اسے قومیت کانام دیاگیاہے۔'[23]

قومیت کی مندرجہ بالا تعریفات کی روشنی میں یہ مسلمہ امر ہے کہ قومیت کی کوئی ایک متفقہ و حتمی تعریف موجود نہیں ہے۔کسی نے اسے ایک جذبہ قرار دیا ہے،جب کہ بعض حضرات نےاسے فطری میلان کا نتیجہ قرار دیا ہے،البتہ چند متفق مشترک نکات اخذ کیے جا سکتے ہیں،جن کی روشنی میں مغربی نظریہ

قومیت کی تفہیم بآسانی ممکن ہو سکتی ہے[ii]،یہ نکات اشتراک نسل،اشتراک حکومت،اشتراک ریاست،اشتراک وطن،اشتراک تاریخ ورسومہیں۔یعنی قومیت کی تعریف یوں بیان کی جاسکتی ہے کہ کسی بھیایک مشترک مقصدیانظریہ کی بنیاد پرجدوجہدکرنےوالاگروہ ایک قوم کہلاتاہےاوراس سوچ وفکر کےساتھ زندگی گزارنانیزاس کی کامیابی کےلیے سعی کرناقومیت کہلاتاہے۔

قومیت کے عناصر ترکیبی

یہ ضروری نہیں کہ قومیت کےبہت سےعناصرہوں بلکہ قومیت کاقیام کسی ایک نکتہ پراشتراک کی صورت میں بھی ممکن ہے۔تاہم مفکرین نےقومیت کےحوالہ سےچند عناصر ترکیبی کاذکر کیاہے۔ان میں مشترکہ ریاست، مشترکہ زبان اورخطہ زمین کی موجودگی اہم ہیں۔

مولانامودودیؒ نےچندعناصر کاذکر کیاہےمثلاًاشتراک نسل(نسلیت)،اشتراک مرزبوم(وطنیت)، اشتراک زبان، اشتراک رنگ،معاشی اغراض کااشتراک،نظام حکومت کااشتراک۔جتنی قومیتوں کےعناصراصلیہ کاتجسس کیاجائے،ان سب میں یہی مذکورہ بالا عناصر ملیں گے۔تاہم قومیت کاقیام وحدت واشتراک کی کسی ایک جہت سےہی ہوتاہے۔[24]

پس قومیت کےکچھ عناصر کاذکر ملتاہےلیکن یقینی طورپران سب کاموجودہوناضروری نہیں ،بلکہ کسی ایک جزو کی بنیاد پرقومیت کی تشکیل ممکن ہوتی ہےاوریہی تاریخ سےثابت ہے۔

قومیت اور متعلقہ اصطلاحات کا تعارف

قوم اور قومیت:قوم کا لفظ ایک معاشرتی گروہ کے لیے استعمال ہوتاہےاور ایک قوم ہونے کا احساس اورشعورقومیت کہلاتاہے۔۔بعض مفکرین نےقوم اورقومیت میں یوں فرق کیاہےکہ قومیتیں اگر خودمختارنہ بھی ہوں توبھی اپنی قومیت کوبرقراررکس سکتی ہیں،لیکن خودمختاری اورآزادی کے بعد ان کاقوم میں تبدیل ہونا ہی ان کی خودمختاری کی دلیل ہے۔[25] یعنی قوم آزادی کےتصورکوپیش کرتاہےجب کہ قومیت ایک غیرسیاسی خیال ہے۔

2۔قومی گروہ(Nation Group):وہ ہے جوایک قوم بننے کی جدوجہد کررہاہویعنی ابھی آزادی اور خودمختاری مکمل نہ ہو۔[26]

3۔قوم پرستی:قومیت کے جذبہ میں جائز،ناجائز،عدل اور ظلم میں فرق کو بھلا دینا،اسی کا نام عصبیت ہے۔ اس فرق کو ڈاکٹر سید محمد عبداللہ نےیوں بیان کیا ہےکہ

نیشن یا قوم انسانوں کےکسی ایسے اجتماع کو کہتے ہیں جس میں وحدت کے کچھ جذباتی یا عقائداتی وجوہ موجود ہوں۔اور اس کے افراد نے ایک ہیت اجتماعی کی

[ii]آئندہ تحریرمیں جہاں بھی قومیت کا لفظ استعمال ہوگا،اس سےمرادمسلمانوں کاگروہ یعنی ان کی قومیت نہیں بلکہ مغرب کا پیش کردہ نظریہ قومیت ہی ہوگا،اوراسی نظریہ کاامت مسلمہ پراثرات کاجائزہ لیاجائےگا۔

صورت میں باہم مل کررہنے کا فیصلہ کرلیاہو۔اس وحدت کےجذباتی احساس اوراس کےلیے عصبیت کا نام قومیت ہے۔[27]
اسلام قوم پرستی اور عصبیت کی سخت مخالفت کرتاہے۔
4۔امت:الامۃ کامعنیٰ ہےقوم،عوام،نسل،کنبہ اس کی جمع اُمم آتی ہے۔[28]مسلمان قوم کےلیےیہ اصطلاح بکثرت استعمال ہوتی ہے۔
5۔حزب:یعنی گروہ،القاموس الوحیدکےمطابق الحزب سےمرادایسی جماعت جس میں یکساں اغراض ومقاصد کےلوگ شامل ہوں۔[29]
6۔رھط:تین سےیاسات سےدس تک کی جماعت یادس سےکم کی جماعت،اس کی جمع اَرھط و اَرھاطٌ اور جمع الجمع اَراھِط واَرَاھیط[30]

نظریہ قومیت ۔آغاز وارتقاء

نظریہ قومیت کی تاریخ وارتقاءکے متعلق مختلف نظریہ جات موجودہیں۔بعض مفکرین اس کا نقطہ آغازصلیبی جنگوں کےبعدیورپ میں 'تحریک اصلاح مذہب' کو قراردیتے ہیں۔یعنی مذہب کے متبادل نظام کے طور پر قومیت کے نظریہ میں پناہ تلاش کی گئی اور وطنی بقاء وسالمیت کی خاطر قومیت کی چھاؤں تلے سایہ تلاش کیاگیا۔وہ کلیسائی نظام جو صدیوں سےیورپ کی ذہنی غلامی کا سبب بنا ہواتھا، قومیت اور قوم پرستی کےہاتھوں اس کا حصار کمزور ہوگیا۔اور 'عیسائی معاشرہ عقائد کےاعتبارسےدوطبقوں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک میں تقسیم ہوگیا'[31]،بعد ازاں انقلاب فرانس نے لفظ قوم کو عام کرنے میں نمایاں حصہ لیا اوراسے معنوی حیثیت سے نیا اور وسیع تر مفہوم عطا کیا۔
انیسویں صدی کاآفتاب بھرپور قوم پرستی کاعہدبن کرطلوع ہوا،اوراسے(The age of Nationalism) کانام دیاگیا۔[32]
دو عالمی جنگیں اسی بنیاد پرلڑی گئیں۔جرمنی میں ہٹلرنے نسلی برتری کےاصول پرنازی ازم کےذریعہ انسانیت کش ظلم وستم کاجواز فراہم کیا اور نوع انسانی پرتشددوبربریت کی انتہاء کردی۔ مزیدبرآں ایک تبدیلی یہ بھی پیدا ہوئی کہ نو آبادیاتی نظام پربھی کاری ضرب لگی اور محکوم قوموں میں قومیت کی بناء پر بیداری کی لہر پیدا ہوئی۔'نظریہ قومیت ایک تحریک بن کر بیشترافریقی اورایشیائی ممالک کےعوام کےلیے قومی بقاکاپیغام ثابت ہوا۔'[33]
قومیت کےآغازوارتقاءسےمتعلق ایک دوسرانظریہ یہ پایاجاتاہےکہ
جاگیرداری کےخاتمہ اور سرمایہ داری کے ابتدائی زمانےمیں مختلف قومیں شکل پذیر ہوئیں،یہ قومیت کا نقطہ آغاز تھا۔دوسرادوروہ ہے جب سامراج(Imperialism) وجودمیں آیا،یعنی جب سرمایہ داری منڈیوں اور خام مال کی تلاش میں نوآبادیاتی نظام شروع ہوااوراپنی قوم کی ترقی اور دوسری قوموں کےاستحصال کاسلسلہ شروع ہوا۔قومیت کے عروج کا تیسرادور سوویٹ نظام کے قائم ہونےکے بعد شروع ہوتا ہے،یہ دوراس طرح شروع ہواکہ دنیا کے 6/1 حصے

میں سرمایہ دارانہ نظام کوتباہ وبرباد کردیاگیا۔اور اسٹالن کے خیال میں سوویٹ نظام سے قوموں کا استحصال ختم ہوااور تمام قوموں کو یکساں مواقع حاصل ہوئے۔[34]

اگر انسانیت کی تاریخ پر غوروفکر کیاجائےتومعلوم ہوگاکہقومیت کی برتری اور اس کازُعم ابتدائےآفرنیش سےہی اس نظام کائنات پراپنے اثرات رکھتاہے۔عالمی و انسانی تاریخ کےتجزیہ سے نظریہ قومیت کےآغازوارتقاءکو نکات کی شکل میں کچھ یوں بیان کیا جاسکتاہے:

1۔قومیت کےعناصر میں ایک اہم جزواشتراک نسل ہے۔ غورکیاجائےتومعلوم ہوتاہےکہ اس رویہ پر عمل سب سے شیطان نے کیا۔ابلیس کواطاعت و فرمانبرداری کی وجہ سے نوری مخلوق کی سرداری کا شرف حاصل تھا،لیکن جب قومیت کے عناصر میں سے ایک زرہ یعنی اصلی ونسلی برتری کا احساس [iii]اس میں جنم لیا تو پھر اس کی حیثیت ایک خاکی مخلوق سےبھی گرگئی ۔

2۔تقریباً تمام انبیاء علیہم السلام کے حالات زندگی کےمطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان کی سرکش قوموں نے یہ کہاکہ ہم اپنی قوم اورآباءکامذہب نہیں چھوڑسکتے۔ اس طرزفکر سے یہ ظاہرہوتاہے کہ نسلی وقومی احساس برتری ان میں موجودتھا اور یہی ایمان پرعمل میں مانع تھا۔[iv]

3۔سیرت نبویﷺ کےمکی دور کےمطالعہ[35] سےیہ امرعیاں ہوتاہےکہ کفارمکہ کی سرکشی کا بڑاسبب نسلی تفاخروقومی برتری کااحساس تھا۔مدنی دورپرنظرڈالی جائےتومعلوم ہوتاہےکہ یہود نےتسلیم حق سے انکاربغض وعداوت اورنسلی تفاخرکےزعم کےنتیجہ میں کیا۔حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کےوالد اور چچاکاواقعہ [v]مشہورہےکہ انہیں آپﷺ کےحق پرہونےکایقین تھالیکن نسلی وقومی احساس برتری تسلیم حق میں مانع ثابت ہوا۔

4۔جدید مغربی نظریہ قومیت کااولین مظاہرہ یورپ میں کلیسا اورپاپائیت کےخلاف شدید ردعمل کی صورت میں سامنے آیا۔تحریک اصلاح مذہب کےنتیجہ میں قومیت کےجذبات بیدار ہوئےاور پروان چڑھے۔اور یہی موجودہ تصور قومیت کا باقاعدہ آغاز ہے۔سترہویں صدی میں انقلاب فرانس آیا،جو صرف سیاسی نظام کی تبدیلی کا نام نہیں تھا،بلکہ اس کے پیچھے قومیت کا نظریہ کارفرما تھا۔بیسویں صدی تک قومیت کانظریہ اتنا مضبوط ہوچکا تھا کہ اس کی بنیاد پر دنیا میں بڑے بڑے سانحات اور تبدیلیاں رونما ہوئیں۔مثلاً دو عالمی جنگیں اسی نظریہ کا عملی مظہر

[iii]**(وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا)الاسراء17: 61**

[iv]اس ضمن میں بہت سی مثالیں موجودہیں۔مثلاً حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نےکہا کہ**(قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَآاَوْاَنْ نَّفْعَلَفِيْٓاَمْوَالِنَامَانَشٰۗؤُا)هود 11: 87**

ایساہی جواب حضرت ابراہیم ؑ کی قوم نےبھی دیا۔تفصیلی مطالعہ کےلیےیہ کتاب ملاحظہ ہو (ندوی،ابوالحسن علی،قصص النبیین،مجلس نشریات اسلام،کراچی،2008ء،الجزء الاول، ص 6-25)

[v]اس واقعہ کی تفصیل کےلیے الرحیق المختوم ص 249ملاحظہ کیاجاسکتاہے۔(مبارکپوری،صفی الرحمٰن،مولانا،الرحیق المختوم،المکتبہ السلفیہ،لاہور،س-ن،ص 249-250)

ہیں۔غرض نظریہ قومیت کے عناصرترکیبی روزاول سےہی موجود رہےہیں،لیکن اسےباقاعدہ ایک اصطلاح اور نظریہ کی شکل سترہویں صدی میں دی گئی۔یہ ایک ایسا نظریہ ہے جس نے دنیا پر بہت سے اثرات مرتب کیے ہیں اورآج بھی یہ نظریہ اپنے اثرات رکھتاہے۔

نظریہ قومیت اور مسلم مفکرین

قومیت کےسلسلہ میں مسلم مفکرین کودوگروہوں قائلین اورعدم قائلین میں تقسیم کیاجاسکتاہے۔قائلین میں مولانا حسین احمد مدنیؒ[36]،مولانا ابوالکلام آزادؒ[37]،ضیاء گوگ الپ[38]،مصطفیٰ کمال اتاترک[39]اورجمال عبد الناصر[40]شامل ہیں۔جب کہ عدم قائلین میں علامہ محمد اقبال[41]،جمال الدین افغانی[42]،سیدابوالاعلیٰ مودودی[43]اور سید قطب شہید[44]کےنام ملتے ہیں۔قائلین اورعدم قائلین کےدلائل ذیل میں بیان کیےجاتےہیں۔

قائلین کے دلائل

- قوم عربی لفظ ہے۔عربی میں اگر لغت کےخلاف کوئی شخص کسی لفظ کواستعمال کرےگاتواس کو یقیناًغلط کہناپڑےگا۔[45]لغت کےاعتبارسےلفظ قوم عام ہے،جس میں مرد،عورتیں،مسلم،غیرمسلم سب شامل ہیں۔
- بےشمارآیتیں ہیں[vi]جن میں غیرمسلموں کواورپیغمبرکوایک قوم بتایاگیاہےاورکفارکوپیغمبرکی طرف بوجہ اتحادنسب یااتحادوطن وغیرہ سے نسبت کیا گیاہے۔ پیغمبربھی اتحادقومیت میں کافر اورمشرک اورفاسق کے ساتھ دنیامیں تعلق رکھ سکتاہےاور رکھتا ہے۔[46]
- اسی طرح بہت سی آیتیں ہیں،جن میں مسلمانوں کاکافروں کواپنی قوم قراردیتےہوئےتخاطب[vii] مذکورہواہے۔قومیت میں اشتراک مسلم اورکافر ہوسکتاہےاورقرآن کےاستعمال میں یہ موجودہے۔[47]

عدم قائلین کے دلائل

- قائلین نےلغت سے دلائل جمع کیے،حالانکہ اس وقت جوبحث درپیش ہے،وہ لفظ قوم کےلغوی معنی یاقدیم معنی سےمتعلق نہیں بلکہ موجودہ زمانہ کی اصطلاح سےتعلق رکھتی ہے۔نیزاگرایک ملک میں دوگروہ اکھٹےہوجائیں اوراگروہ متضادقسم کےرہنماؤں کےگروہ ہوں،تووہ دونوں سےمنسوب ہوسکتےہیں،مثلاًجہاں قوم موسیٰ تھی،وہاں قوم فرعون بھی تھی۔[48]

[vi]چندآیات درج ذیل ہیں-(وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ (البقرة 2: 54)(اِنَّآ اَرْسَلْنَانُوْحًااِلٰقَوْمِه(نوح 71: 1)مزید تفصیل کےلیے : (الشعراء26: 105)،(ق 50: 12)، (الممتحنۃ 60: 4)

[vii] مثلاً(یٰقَوْمِ لَکُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ (غافر 40: 29)مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:(سورۃ القصص 26: 76)،(سورۃ یسین36: 20-21)، (سورۃ غافر40: 30، 32)

- قو میت کی بنیاد پر مسلمان اور کافر برابر درجہ کے حامل ہوجاتے ہیں۔قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا فرمان ہےکہ(**وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَعَلَیالنَّاسِوَیَكُوْنَالرَّسُوْلُعَلَیْكُمْشَهِیْدًا**[49])پس جس امت کی فضیلت ثابت ہو اور اسے تمام امتوں کے شاہد ہونے کا شرف حاصل ہو، نیزجس کےگواہ رسول اللہﷺ ہوں،اس امت کو منکرین رسول کے برابر قرار دینا خلاف عدل و عقل ہے۔
- اللہ رب العزت نسب و رنگ کی آلائش سے پاک ہے۔قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے(**لمیلدولمیولد**)[50]،مسلمان بھی ہرگز رنگ و نسب کے روادار نہیں۔مسلمان کو خدائی صفات سےاستفادہ کرنا چاہیے پھر نائب خدا متصور ہوگا۔[51]بقول مولانا رومؒ

مردان خدا،خدا نہ باشدلیکنز خدا جدا نہ باشد

یعنی خدا کےمومن بندے خداہرگزنہیں ہوسکتےلیکن یہ بندےخداسےجدابھی تو ہرگزنہیں ہوسکتے۔[52]

- نظریہ قومیت سےمسلمانوں کا احساس ملت متاثر ہوتاہے۔مسلمان ایک ملت ہیں خواہ وہ دنیا کےکسی حصہ میں بھی رہائش پذیر ہوں۔(**اِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْاُمَّةًوَّاحِدَةًوَّاَنَارَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ**[53])اقبال نےاسی بات کویوں بیان کیاہے

چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارامسلم ہیں ہم وطن ہیں سارا جہاں ہمارا

خلاصہ یہ ہےکہ قوم کالفظ اپنےلغوی مفہوم اورقرآنی استعمال کی روسےمسلم اورغیرمسلم ،مرداورعورت سب کوشامل ہےلیکننظریہ قومیت،جوکہ باقاعدہ تحریک کی صورت میں مغرب سےنمودارہوا،جومذہب کےمتبادل نظام کےطورپرپیش کیاگیاوہ قابل مذمت ہے۔قومیت اوروطنیت کی آڑ میں مسلم اورغیرمسلم کوایک صف میں کھڑاکردینایامسلمان کوکافر پرترجیح دیناقابل قبول نہیں ہے۔مسلم امہ کےاتحادکےلیےکوشش ومحنت کی جائے۔

اسلام کا نظریہ عالمگیریت

- اسلام تمام انسانوں کومخاطب کرتاہے،کسی مخصوص قوم یافرقہ کی ہدایت کےلیےنازل نہیں ہوا،بلکہ پوری انسانیت کو دعوت ہدایت دیتاہے۔ اسلام کا نظریہ عالمگیر ہے اورمغربی تصور قومیت سےاسلامی نظریہ متاثر ہوتاہے۔قرآن اولاً یایھا الناس سےمخاطب کرتاہےمثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے

یٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ [54]

- مسلمان خواہ وہ کسی بھی خطہ زمین سےتعلق رکھتاہووہ دوسرےمسلمان کےبھائی کادرجہ رکھتاہے۔ مسلمان جسدواحدکی مانند ہیں۔مسلمانوں کواتحادواتفاق قائم رکھنےکی تلقین ان الفاظ میں کی گئی ہے(**وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا** [55])

- اسلام میں قومیت کی بنیاد اقتصادی یاسیاسی نہیں ہوتی بلکہ خالص مذہبی ہوتی ہے۔اسلامی نظریہ قومی کےمطابق صرف مذہب اسلام قومیت کی بنیاد ہے۔اگرمختلف یکائیاں مذہب اسلام کی پیروہیں توایک قوم ہوجاتی ہیں۔[56] اس ضمن میں سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ اورحضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی واضح مثال تاریخ اسلامی میں موجودہے۔اقبالؒ نےاس نکتہ کی وضاحت کچھ یوں کی ہے

؎ منفعت ایک ہے اس قوم کی،نقصان بھی ایک ایک
ہی سب کا نبی ،دین بھی، ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی،اللہ بھی ،قرآن بھی ایککچھ بڑی بات تھی ہوتےجومسلمان بھی ایک

قومیت اور اُمت مسلمہ پر اس کے اثرات

کسی بھی نظریہ کے اثرات دوقسم کےہوتےہیں،یعنی مثبت اورمنفی اثرات۔بعض اوقات مثبت اثرات سبقت لےجاتےہیں اورکبھی منفی پہلوؤں کی کثرت مثبت اثرکےلیےبھی زہرقاتل ثابت ہوتی ہے۔یہی حال نظریہ قومیت کاہےکہ اس کےمثبت اثرات کافی عرق ریزی کےبعدبھی دو،چارسےزیادہ نہیں ملتے[viii]،جب کہ منفی پہلوؤں سےتاریخ انسانی بھری پڑی ہے۔آئندہ سطورمیں مغربی نظریہ قومیت کےمسلم امہ پراثرات کا جائزہ لیاجائےگا۔

- **نظریاتی وفکری اثرات**

الحاد ولادینیت کافروغ :قومیت نےامت مسلمہ پربہت سےفکری اثرات مرتب کیے۔مثلاًوہ امت سےزیادہ اپنی قوم کی فکرمیں مبتلاہوئےاورمذہب کوذاتی معاملات تک محدودرکھنےکی گفتگوشروع ہوئی جس سےالحاد ولادینیت کافروغ ہوا۔اردودائرہ معارف اسلامی کامقالہ نگارلکھتاہےکہ

انیسویں صدی عیسوی میں قومیت کی تحریک نےعربوں میں تاریخی شعورپیداکیااورانہیں یاددلایاکہ وہ غیرعرب(مسلمانوں)سےبالکل علیحدہ قوم ہیں۔[57]

انہی بنیادوں پرعرب لیگ کاقیام عمل میں آیااورعرب بحیثیت قوم دنیامیں اپنی پہچان کےلیےتگ ودوکرنےلگے۔

ترجیحات میں تبدیلی :قومیت نےعالم اسلام پر بہت سےنفسیاتی اثراتبھی چھوڑےہیں مثلاً ترجیحات میں تبدیلی آئی جیساکہ ترکی نےبجائےعالم اسلام کےاتحادواتفاق کے یورپی یونین میں شمولیت کےلیےبہت بھاگ ڈورکی۔اس شمولیت کےلیےماضی میں ترکی نےیورپ کےبہت سےمطالبات کےآگےسرتسلیم خم بھی کیا۔ایک اندازے کے مطابق 1952ءمیں قائم ہونےوالی یورپی یونین میں باقاعدہ شمولیت کےلیے ترکی کی کوششوں کاآغاز1963ء کےمعاہدہ انقرہ سےہوتا ہے۔[58]

[viii]مثلاً قوموں کی مختلف میدانوں میں ترقی کرنا،ملکی سالمیت واستحکام،خوداعتمادی ،قومی آزادی کی کوشش وغیرہ،جیساکہ قومیت کی تاریخ میں گزرچکاہے۔

غیر اسلامی تنظیموں میں شمولیت :اسی طرح اسلامی تنظیموں کی بہتری کی کاوششوں کی بجائےمسلم ممالک غیر اسلامی تنظیموں میں شمولیت کےخواہش مند نظرآتےہیں۔پاکستان کاشنگھائی تعاون تنظیم(SCO) کےلیےباربار درخواست دینا[59]اس کاعملی مظہرہے۔اگراسلامی ممالک مسلم امہ کےاتحادکےلیےان کوششوں کا نصف بھی کرتےتو آج صورتحال یکسرمختلف ہوتی۔

مفاد پرستی اوربےحسی:قومیت کےزیراثرامت کی فکرکی بجائےوطنی سالمیت کاڈرپیداہوا۔ مثلاًفلسطین پرظلم وزیادتی کےبعداسرائیلی ریاست قائم کی گئی،لیکن حیرت ہےکہ مسلم ممالک میں سےہی بعض نےاس تقسیم کوسرکاری طورپر قبول کیا،مثلاً مصراوراردن[60]فلسطینی اوراسرائیلی جنگوں میں جانی نقصان کے چنداعدادوشمارپیش کیےجاتےہیں [61]،جس سےامت مسلمہ کےذہنوں پرقومیت کےاثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔

سال	جانی نقصان	نسبت
2009-2008	1166فلسطینیوں کےمقابلےمیں 13اسرائیلی ہلاک ہوئے۔	ایک اور نوےکی نسبت
2014	234 فلسطینیوں کےمقابلہ میں ایک اسرائیلی ہلاک ہوا۔	دوسوچونتیس اورچار کی نسبت

- **جغرافیائی اثرات**

کمزورجغرافیائی سرحدیں:مسلم ممالک جغرافیائی اعتبارسےبھی کمزورپڑتےجارہےہیں،اورنظریہ قومیت کوپیش کرنےوالے'تقسیم کرواورراج کرو'کےاصول پرعمل کرہوئےاستحصال وظلم کی روش کواپنائےہوئےہیں۔مثلاًعراق امریکی مظالم کےساتھ ساتھ فرقہ وارانہ فسادات سےگھرچکاہے۔خورشید احمد ندیم عراق کی صورتحال پر تبصرہ کرتےہوئےلکھتےہیں کہ

عراق تقسیم ہواتوپھرمشرق وسطیٰ کانقشہ بھی تبدیل ہوجائےگا۔تاریخ یہ ہےکہ وہاں لگنےوالی آگ ہمارے دامن کوضرور چھوتی ہے۔[62]

جغرافیائی استحصال اورمسلم ممالک :ایک مسلم ملک اپنی قوم کومضبوط بنانےکی فکر میں دوسرےاسلامی ملک کےخلاف کاروائی میں دشمنوں کا ساتھ دیتاہے۔

1948ء میں جب صہیونی ریاست اسرائیل قائم کی جارہی تھی،اس وقت جو مصری عوام فلسطین کےساتھ مل کراس سازش کوروکنےمیں حصہ لیتے،انہیں جہادسےواپسی پرجیلوں میں ڈال دیاجاتا[63]۔

جغرافیائی تقسیم :قومیت کےاثرات کےتحت اسلامی ممالک کی اندرونی صورتحال نہایت گھمبیرہے۔قومیت کےاثرات ملکی سطح سےنکل کرصوبائی سطح پراپنےقدم مضبوط کررہےہیں۔مثلاًسوڈان رقبہ کےاعتبارسےاہم مسلم ملک تھا۔لیکن 2010ءمیں یہ بھی دوحصوں میں تقسیم ہوگیا۔اسی طرحمشرقی پاکستان کی علیحدگی

اوربلوچستان کی صورتحال قومیت کےاثرات کی واضح عکاسی کرتی ہے۔عوام احساس محرومی ، غیض وغضب اور انتقامی جذبات رکھتی ہے۔ایک بلوچی شاعرلکھتاہےکہ

ے ان لوگوں کومار کر تم سمجھ بیٹھے ہوجیسا کہ بلوچ لا وارث ہے[64]

مقدس مقامات کی بےحرمتی:قومیتکےاثراتمینسےہےکہہرملکاپنےاپنےخطہزمینکیفکرمینہے۔یہانتککہقبلہاولیعنیمسجداقصیٰکیمسلسلبےحرمتیکیجاتیہے،مثلاً1969ءمیںایکیہودی،سیاحکاروپدھارکرمسجدمینداخلہوتاہےاورآتشزنیکرجاتاہے۔مسجدکےایکبڑےحصےکیچھتخاکسترہوجاتیہےاورحتیٰکہمنبرصلاحالدینبھیبریطرحمتاثرہوتاہے۔[65]

- **اقتصادی و معاشی اثرات**

معاشی عدم استحکام:مسلم ممالک کی معاشی حالت نہایت خستہ ہے، حالانکہ اگر قومیت کی بنیاد پر ریاستیں قائم ہوئی تھیں تو انہیں نہایت مضبوط ہونا چاہیے تھا۔اگرسب سےزیادہ آمدن والےبیس مسلم ممالک کی فی کس آمدنی کوجمع کرلیاجائےتو وہ صرف جاپان کی فی کس آمدن سےبھی کم ہے۔[66]

معاشی غلامی:وسیع تر ذخائر ہونے کے باوجود مسلم ممالک آئی۔ایم۔ایف اور ڈبلیو ٹی او کے محتاج ہیں۔ اگر ہم قومیت میں مبتلا ہو کر ٹکڑے ہونے کی بجائے بحثیت امت دوسرے کا درد محسوس کرتے نیزمعاشی تعاون اور تجارتی روابط استوار کرتے تو صورتحال یکسر مختلف ہوتی۔مغرب کےممالک سےمالی امدادحاصل کرنےکی غرض سےہمیں ان کی شرائط قبول کرنا پڑتی ہیں۔

مالی مددکامقصدکہنےکوتوترقی ہوتاہےمگردراصل ترقی ہونہیں پاتی۔[67]

عالمی طاقتوں کی جانب سےمعاشی استحصال:جب اپنی ملت کوچھوڑدیاجائےاورٹکڑوں میں تقسیم ہوجایاجائےتواستعمار اپنےمقاصدکےلیےاس ملک کواستعمال کرتاہے۔پھران کی تحریروتقریراس مقصدکوظاہرکرتی ہے،مثلاًAndrew Korybkoپاکستان کی کمزور صورتحال کاتذکرہ کرنےکےبعدلکھتاہےکہ

پاکستان جنوبی ایشیاکےلیےگیٹ کیپرکی حیثیت رکھتاہے۔روس بھی اس بات کوواضح طورپرمحسوس کرتاہےکہ پاکستان سےبہترتعلقات ہی اس کےلیےمعاشی امکانات کی نوید بن سکتےہیں۔[68]

قرضوں کابوجھ:مسلم ممالک قرضوں کےبوجھ تلےدب چکےہیں اورمعاشی غلام کی حیثیت سےمغرب کےہرحکم کوتسلیم کرنا ان کی مجبوری ہے۔مثلاًچین اب شاہراہوں،توانائی کےمنصوبوں،بندرگاہوں کی تعمیراوردیگرمنصوبوں کےلیےبنگلا دیش،پاکستان،میانمار(برما)اورسری لنکاکوآسان اقساط پرقرضے بھی فراہم کررہاہے۔یہ سب کوششیں سمندری راستوں کے ذریعےتجارت سےمتعلق چین کی حکمت عملی کا حصہ ہیں۔[69]

- **سیاسی اثرات**

علیحدگی پسند رحجانات: اسی تصورسےعربوں میں علیحدگی پسندی کےرحجانات کافروغ ہوا۔اردودائرہ معارف اسلامی کے مطابق عربوں میں علیحدگی پسندی کی تحریکات نےجنم لیاجن کااختتام جنگ عظیم اول میں انگریزوں کےاشارےپرسلطان ترکی کےخلاف حجازمیں عربوں کی بغاوت سےہوا۔[70]

سیاسی عدم استحکام: قومیت کےزیراثرمسلم ممالک سیاسی عدم استحکام کاشکارہیں۔سیاسی نظام مستحکم نہیں ہے۔اندرونی صورتحال نہایت گھمبیرہے۔مثلاًشام کی صورتحال۔اعدادوشمارکےمطابق الاسدکےحکم پراس کے بھائی نے1982ء میں حماۃ شہرمیں بغاوت کےجرم میں اہل سنت کے20 سے40 ہزارافرادکاقتل عام کروایاتھا۔[71] اسی طرح مصرمیندوسالسےبحرانیکیفیتبرقرارہے۔فوجنےاقتدارپرقبضہکرنےکےبعداخوانالمسلمونکودیوارسےلگانےکاجوعملشروعکیاتھا،وہابقومیمعیشتاورسلامتیدونونکےلیےانتہائیخطرناکشکلاختیارکرگیاہے۔[72]

خانہ جنگی: قومیت کےزیراثرمسلم امہ اتفاق واتحادکی بجائے خانہ جنگیوں میں مصروف نظرآتی ہے۔مثلاًعراق-ایران جنگ،اسی طرح عراق-کویت جنگ تاریخ کےتاریک باب ہیں۔اسی طرح ترکی اورشام کےاختلافات خانہ جنگی تک پہنچے۔[73] یہ سب قومیت اوروطنیت کےاثرات ہیں کہ دشمن کےمقابلہ کی بجائےمسلم امہ آپس کی خانہ جنگیوں میں مصروف ہے۔

سیاسی گروہ بندیاں: اسلامی ممالک میں اندرونی طورپرسیاسی گروہ بندیاں موجودہیں۔ہرگروہ اپنی جیت کی کوشش میں مصروف ہے۔قومیت کااثرہےکہ جوگروہ عوام کواپنےاخلاص اوروطن سےمحبت کایقین دلانےمیں کامیاب ہوجاتاہےاسی کےہاتھ میں عوام کا مقدر سونپ دیاجاتاہے۔حکمرانوں کی خودغرضی ان کےسیاسی اعمال کی بنیاد بن جاتی ہے۔[74]

- **سماجی و معاشرتی اثرات**

اغیارکی سازشیں: قومیت کےزیراثر مسلم ممالک وطنی حدودبندیوں میں محدودہوکررہ چکےہیں۔اوردشمنان دین اپنی سازشوں میں مصروف ہیں۔تمام اسلامی ممالک میں اس کےشواہدموجودہیں۔مثال کےطورپر"را"نےبنگلہ دیش کی نئی نسل کو کچی شراب اوردیگرسیال منشیات کاعادی بنانےکی بھرپور کوشش کی ہے۔
بنگلادیشی ڈائریکٹوریٹ آف نارکوٹکس نےبھارت سےاسمگل کی جانےوالی منشیات ضبط کی ہیں۔اندازہ لگایاجاسکتاہے کہ بھارتی خفیہ ادارےکتنےبڑےپیمانےپرمنشیات اسمگل کرکےبنگلادیش کی نئی نسل کوٹھکانےلگاناچاہتاہے۔[75]

اخلاقی اقدار کی پامالی: مسلم امہ کےاتحادکی بجائےایک ملک دوسرےکےخلاف سازش میں ملوث نظرآتاہے۔مثلاً

ترکی کی دہشت گردتنظیم'پی کےکے'کوپروان چڑھانےمیں ترکی کےہمسایہ ملک شام نےبڑااہم کرداراداکیااوراس تنظیم کےسرغنہ عبداللہ اوجالان کواپنےہاں طویل عرصےنہ صرف پناہ دیےرکھی بلکہ وادی بقامیں قائم کیمپوں میں کردباشندوں کوجنگ کرنےکی تربیت دی جاتی رہی۔[76]

لسانیاختلافات: کوئی معاشرہ مکمل طور پر یک لسانی کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور اگر قومیت کی بنیاد پر خطہ ارضی کی تقسیم کی جائے توپوری دنیا چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہوجائے۔لسانی اختلافات کی بنیادپربڑےبڑےجھگڑےہوتےہیں حالانکہ مسلمان خواہ کسی بھی زبان کوبولنےوالاہووہ دوسرےمسلمان کا بھائی ہوتاہے۔روبینہ سہگل لکھتی ہیں کہ

'لسانیت اورفرقہ واریت کےاحساسات نےمعاشرےکےلوگوں کوایک دوسرےسےدورکررکھاہےاورپرانے رشتےتوڑدیےہیں۔'[77]

غیرطمانیت بخش فضا:عوام کےدل میں بےچینی اوربغاوت کےجذبات پیداہوتےہیں۔کیونکہ قومیت ملکی سطح سےنکل کرعلاقائی سطح پر اپنےقدم مضبوط کرناچاہتی ہے۔مثلاًبلوچستان اس کی واضح مثالہے۔حکیم بلوچ نےاپنی کتاب بلوچ قومیت کا انتساب ان الفاظ میں لکھا ہےکہ

'بلوچ شاہ شہیداں نواب شہباز اکبرخان بگٹی کےنام،جس کے رخشاں لہونےبلوچ تحریک مزاحمت کونئی زندگی دی ہے۔'[78]

بدامنی کا فروغ:قومیت کےزیراثرمسلم امت چھوٹےچھوٹےٹکروں میں تقسیم ہوچکی ہےاورملکی امن وامان تباہ ہوتاجارہاہے۔مثلاًپاکستان کادہشت گردی سےواسطہ مشرف دورمیں 11ستمبرکےحملوں کےبعدپڑاتھا،لیکن ترکی 80کی دہائی ہی سےدہشت گردی کی لپیٹ میں رہاہے۔ترکی میں 1984ءمیں کردستان ورکرزپارٹی،جسے'پی کےکے'کےنام سےیادکیاجاتاہے،نےدہشت گردی کا آغازکیا۔'اس دہشت گردتنظیم کی جانب سےاب تک 45ہزارسےزائدافرادکوہلاک کیاجاچکاہے۔'[79]

تجاویزات وسفارشات

امت مسلمہ کو درپیش تحدیات سے نمٹنے کے لیے چند تجاویزات وسفارشات درج ذیل ہیں:

- اسلامی تعلیمات کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کیا جائے۔عدل،جرأت و بہادری،باہمی تعاون اور تکریمِ انسانیت جیسی اقدار کو معاشرہ میں عام کیا جائے، اورتمام معاملات ومسائل کےحل کے لیےنبوی ودینی تعلیمات سے راہنمائی حاصل کی جائے۔ارشادِباری تعالیٰ ہے۔**اِنَّالدِّیْنَعِنْدَاللّٰہِالْاِسْلَامُ**[80]بیشکدین (حق) اللہکےنزدیکصرفاسلامہیہے۔
- امت کےعظیم تصور کوذہن میں رکھتےہوئےترجیحات متعین کی جائیں۔اخبارات وجرائدمیں اس طرح کےتبصرےملتےہیں کہ روس،چین اورپاکستان جس تیزی

سےایک دوسرےکےقریب آرہےہیں وہ بھارت کےلیےانتہائی پریشان کن ہے۔[81] اس طرح کےبیانات پرغورکرناچاہیےکہ اگرتمام مسلم امہ متحدہوجائےاورایک مضبوط نظام میں ڈھل جائےتوکوئی ان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنےکی ہمت بھی نہیں کرسکتا۔

- افرادِ معاشرہ میں شعوروآگہی پیداکرنےکی ضرورت ہے۔اس مقصد کےلیےاسلامی ودینی تعلیم کوعام کیاجائےاورخصوصی لیکچرزوسیمینارزکااہتمام کروایاجائےتاکہ تذکیرکاعمل جاری رہے۔ ہرشخص کوخوداحتسابی کی عادت ڈالی جائےتاکہ خودغرضی اورغروروتکبرسےنجات مل سکے۔ تعلیمی اداروں کے ماحول کو مغرب زدہ ہونے سے بچایاجائے،مغربی یلغار کا مردانہ وار مقابلہ کیا جائے۔
- مسلم ممالک غیر مسلم دنیا سےقرضےلینےکی بجائےآپس میں تجارتی معاہدات کریں نیزمحنت وسعی سے عظمت رفتہ کےحصول کی کوشش کریں۔اس ضمن میں ترکی کی مثال ذہن میں رکھی جائے،جس نےIMF کی غلامی سےنجات حاصل کرلی ہے۔
- قومیولسانیزنجیرونکاخاتمہکیاجائےاور**المسلماخوالمسلم**[82]کےاُصولکےتحتعالمِاسلام کےاتحادوترقیکیکوششکیجائےاورہرفرداپنااپناکرداراداکرےکیونکہ

افرادکےہاتھوں میں ہےاقوام کی تقدیر ہرفردہےملت کےمقدر کاستارہ

دعاہےکہ اللہ رب العزت مسلمانوں کودینِ اسلام پرعمل کی توفیق نصیب فرمائےاوران کی صفوں میں اتحادویک جہتی پیدافرمائے۔
(آمین یارب العالمین)

حوالہ جات

[1]کیرانوی،وحیدالزماں قاسمی،القاموس الوحید،ادارہ اسلامیات،لاہور،2001ء،ص 1370-1371

لولیس معلوف، عبدالحفیظ بلیاوی(مترجم)، المنجد عربی اردو،خزینہ علم وادب-اردو بازار،لاہور،س-ن،ص 730[2]

دہلوی،سید احمد،فرہنگ آصفیہ،مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ-اردوبازار،لاہور،س-ن،جلد3،ص 402-403[3]

[4]اردو لغت(تاریخی اصول پر)،اردو لغت بورڈ،کراچی،1992ء،ج14،ص 376

[5]کیرانوی،وحید الزماں قاسمی، القاموس الجدید،ادارہ اسلامیات،لاہور،1990ء،ص 564

[6]اشفاق احمد،**ہفت زبانی لغت**،مرکزی اردو بورڈ،گلبرگ-لاہور،1974ء،ص 503

نقوی،باحیدرشہریار،ڈاکٹر،**فرہنگ اُردو-فارسی**،میاں چیمبرز ٹمپل روڈ،لاہور،اشاعت دوئم 1993ء،ص 397[7]

[8]تنویر بخاری،**پنجابی اُردو لغت**،اُردو سائنس بورڈ،لاہور،2000ء، ص 1124

[9]خٹک،پردل خان،**پشتو اردو لغت**،پشتو اکیڈمی پشاوریونیورسٹی،پشاور،1990ء،ص 1141

[10]اشفاق احمد،**ہفت زبانی لغت**،مرکزی اردو بورڈ،گلبرگ-لاہور،1974ء،ص 503

[11]ایضاً،ص503

[12]ایضاً،ص 503

JOHN T PLATTS,**A Dictionary of Urdu, Classical Hindi, And English,** Sang-E-Meel Publications,Lahore,2003,Pg.796[13]

[14]اشفاق احمد،**ہفت زبانی لغت**،مرکزی اردو بورڈ،گلبرگ-لاہور،1974ء،ص 503

Oxfordسہیل انجم،سلیم الدین،آکسفورڈ یونیورسٹی پریس،کراچی،2013ء، ص 830-831 Urdu-english Dictionary،[15]،[15]

[16] Lowell W. Barrington ,Nation and Nationalism, American Political Science Association, America,1997, pg. 713

[17] Nation and Nationalism, pg. 713

[18] Ibid

[19]ChaimGans, The Limits of Nationalism, press syndicate university of Cambridge, United Kingdom, 2003, pg. 7

[20]استالین، قوم اور قومیت ،طفیل احمد خان(مترجم)،نیا ادارہ،لاہور،س-ن،ص 18-19

[21]آزاد،ابوالکلام،مولانا،اسلام اورنیشنلزم،سلسلہ مطبوعات البلاغ بک ایجنسی،لاہور،1929ء،ص 9

[22]مودودیؒ،ابوالاعلیٰ،سید،مسئلہ قومیت،دفتر رسالہ ترجمان القرآن،لاہور،1941ء، ص 5

[23]جیلانی کامران، قومیت کی تشکیل اور اردو زبان، مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد، 1992ء ،ص9

[24]مسئلہ قومیت، ص 6-7

فہیم اعظمی،ایک قوم چارقومیتیں یاچوبیس قومیتیں؟،الحمراکیڈمی ،انارکلی-لاہور،1974ء،ص 29[25]

فہیم اعظمی، ایک قوم چارقومیتیں یاچوبیس قومیتیں؟،الحمراکیڈمی ،انارکلی-لاہور،1974ء،ص 29[26]

ڈاکٹر تبسم کاشمیری(مرتب)،اقبال تصور قومیت اور پاکستان،مکتبہ عالیہ ،لاہور،1977ء،ص 15[27]

[28]القاموس الوحید، ص 135
[29]القاموس الوحید، ص 333
[30]القاموس الوحید،ص 677
طاہرہ نیر،داکٹر،اردوشاعری میں پاکستانی قومیت کااظہار(1947ء تا 1971ء)،انجمن ترقی اردو
[31]پاکستان،گلشن اقبال ـکراچی،1999ء،ص19
[32]اردوشاعری میں پاکستانی قومیت کااظہار(1947ء تا 1971ء)،ص 20 -18
[33]اردوشاعری میں پاکستانی قومیت کااظہار(1947ء تا 1971ء)،ص 20
[34]قوم اور قومیت، ص 23-25
ملاحظہ ہو: ندوی،،ابوالحسن علی، قصص النبیین،مولاناقاضی محمدیونس انور(مترجم)،مکتبۃ
[35]العلم،لاہور،س-ن،جلد 5،ص 77
[36]مدنی،حسین احمد،مولانا، متحدہ قومیت اور اسلام، مکتبہ محمودیہ،لاہور،اشاعت دوم 1975 ء
[37] آزاد،ابوالکلام،مولانا،اسلام اورنیشنلزم،سلسلہ مطبوعات البلاغ بک ایجنسی،لاہور،1929ء
[38]ضیاء گوگ الپ م 1924ءکوجدیدترکی قومیت کافلسفی قرار دیاجاتاہےتفصیلی افکار کےلیےملاحظہ ہو

Ziya Go¨ kalp, *Turkish Nationalism and Western Civilization*, George Allen &Unwin, London, 1959, Pg. 73

[39]م 1938ء،مغربی تہذیب وافکار کازبردست حامی/ترکی کوسیکولربنانےمیں اہم کرداراداکیاملاحظہ ہو

Armstrong, H.C., Grey Wolf: Mustafa Kemal, Penguin books, England, 1937,Pg. 91

[40]م 1970ء،مصری قومیت کےحامی،ملاحظہ ہو

Gamal Abdul Nasser, Egypt's LiberationThe philosophy of the revolution, Public Affairs Press, Washington D.C,1955, Pg. 77-78

[41]فکراقبال کےتفصیلی مطالعہ کےلیےیہ کتاب مفید ثابت ہوگی-(وحیدقریشی،ڈاکٹر،اقبالاورپاکستانیقومیت،مکتبہعالیہ،لاہور،1977ء،ص 132-133)

[42]Sever, Aytek, A PAN-ISLAMIST IN ISTANBUL: JAMAL AD-DIN AFGHANI ANDHAMIDIAN ISLAMISM,GRADUATE SCHOOL OF SOCIAL SCIENCES OF MIDDLE EAST TECHNICAL UNIVERSITY, 2010.

[43]مودودیؒ،ابوالاعلیٰ،سید،مسئلہقومیت،دفتررسالہترجمانالقرآن،لاہور،1941ء

[44]SayyidQutb, Milestones, Indianapolis, American trust Publications, 1990, pg. 6

مدنی،حسین احمد،مولانا، متحدہ قومیت اور اسلام، مکتبہ محمودیہ،لاہور،اشاعت دوم 1975ء،
[45]ماخوذ از صفحہ31 -38
[46]متحدہ قومیت اور اسلام،ص 41-43
[47]متحدہ قومیت اور اسلام،ص 41
[48]مسئلہ قومیت، ص 57
[49] البقرۃ 2: 143

[50]الاخلاص112: 3

[51]توحید،اقبال اور ملت اسلامیہ، ص 311

[52]توحید،اقبال اور ملت اسلامیہ،ص 314

[53]الانبیاء 21: 92

[54]الحجرات 49: 13

[55]آل عمران 3: 103

[56]ایک قوم چارقومیتیں یاچوبیس قومیتیں؟، ص19-25

[57]اردودائرہ معارف اسلامی،دانش گاہ پنجاب،لاہور،1978ء،جلد 16/ 2، ص 481

[58]انعام الرحمٰن،میاں،یورپی یونین میں ترکی کی رکنیت کامسئلہ،جلد 15،شمارہ 11،نومبر 2004ء،ص16

[59]PetrTopychkanov،پاکستان،بھارت اورشنگھائی تعاون تنظیم:چارغلط فہمیاں، پندرہ روزہ معارف فیچر،کراچی،جلد نمبر8،شمارہ نمبر 15،یکم اگست 2015ء،ص 3

[60]زاہد الراشدی،ابوعمار،فلسطینی عوام،عالمی ضمیراورمسلمان حکمران،ماہنامہ الشریعۃ،جلد 25،شمارہ8،اگست2014،ص 2-3

[61]ندیم،خورشیداحمد،عراق اورفرقہ واریت کی آگ،ماہنامہ الشریعۃ،اگست 2014ء،ص 26

[62]ندیم،خورشیداحمد،عراق اورفرقہ واریت کی آگ،ماہنامہ الشریعۃ،اگست 2014ء،ص 23

[63]ترابی،الیف الدین،پروفیسر،مصر میں فرعونیت،سہ ماہی ایقاظ جولائی 2013ء-ستمبر2013ء،ص 186،

[64]حکیم بلوچ، بلوچ قومیت،خانیت وسرداریت، جمہوری پبلیکیشنز ،لاہور، 2010ء، ص 329-334

[65]کمال الدین،حامد،مسجد اقصیٰ ڈیڑھ ارب مسلمانوں کامسئلہ،ایقاظ،لاہور،س-ن،ص 22

[66]http://defence.pk/threads/top-20-muslim-economies.105157/

[67]قومیت،تعلیماورشناخت،ص 12

[68] Andrew Korybko, Pakistan is the ‘Zipper of Pan-Eurasian integration’, en.riss.ru, Sept 15, 2015

[69]Rani. D. Mullen and Cody Poplin, The new great game: A battle for access and influence in the Indo-Pacific, The Magazine “Foreign Affairs”, Sep. 2015, https://www.foreignaffairs.com/articles/china/2015-09-29/new-great-game

[70]اردودائرہ معارف اسلامی، جلد 2/16، ص 451

[71]ابوزید،شام کی صورت حال-اہل سنت کہاں جائیں؟،سہ ماہی ایقاظ،اپریل 2012ءتاجون 2012ء،ص 183

[72]Mohamed Saied, Egypt Must take ‘serious step’ to resolve crisis with brotherhood, ALMONITOR The Pulse of the Middle East, Aug 17,2015,http://www.al-monitor.com/pulse/originals/2015/08/egypt

[73]فرقان حمید،ڈاکٹر،ترکی دودھاری تلوارکی زدمیں، پندرہ روزہ معارف فیچر،16اگست 2015ء،جلدنمبر8،شمارہ نمبر16،ص 16

[74]قومیت،تعلیماورشناخت، ص 20-22

زین العابدین،محمد،'را 'اوربنگلہ دیش(دسویں قسط)،پندرہ روزہ معارف فیچر،کراچی،جلد
[75]نمبر8،شمارہ نمبر 15،یکم اگست 2015ء،ص 13

فرقان حمید،ڈاکٹر،ترکی دودھاری تلوارکی زدمیں، پندرہ روزہ معارف فیچر،16اگست
[76]2015ء،جلدنمبر8،شمارہ نمبر16،ص 16

[77]قومیت،تعلیم اورشناخت، ص 24

[78]بلوچ قومیت،خانیت وسرداریت،ص3

فرقان حمید،ڈاکٹر،ترکی دودھاری تلوارکی زدمیں، پندرہ روزہ معارف فیچر،16اگست
[79]2015ء،جلدنمبر8،شمارہ نمبر16،ص 16

[80]آلِ عمران3: 19

ونےشکلا،بھارت کےلیے خوفزدہ ہونےکانیا،سبب پندرہ روزہ معارف فیچر،کراچی،جلد
[81]نمبر8،شمارہ نمبر 21،یکم نومبر 2015ء،ص 3

[82]صحیح بخاری،کتاب المظالم،باب لایظلم المسلم المسلم ولا یسلمہ،رقم الحدیث:2442،ص192